مولانا سیف الرحمٰن
اوکاڑہ (ساہیوال)

یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیاں

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور کلمہ طیبہ کی تحقیر

یورپین اقوام اپنے آپ کو ترقی یافتہ، مہذب، متمدن اور کلچر و تہذیب میں سب سے اعلیٰ شمار کرتی ہیں۔ بدیں وجہ ہماری مسلمان قوم ہر معاملہ میں اندھا دھند ان کی تقلید کرتی ہے۔ آج ہماری قوم میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو ان کی نقالی کو موجب فخر تصور کرتے ہیں۔ ہمارے رسم و رواج، لین دین، رہن سہن، نشست و برخاست، شادی غمی، خرید و فروخت، وضع قطع، بود و باش، معاشرتی میل جول، سوچ بچار، گھریلو زندگی، سیاسی زندگی، طرز حکومت، غرضیکہ ہماری ساری زندگی اس شاطر و مکار قوم کی تقلید میں گزرتی ہے جسے اسلام اور مسلمانوں سے دیرینہ عداوت اور بغض ہے۔ جن کے شتر کینہ کے متعلق قرآن کریم شاہد ہے:

"قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر"

جو کبھی مسلمانوں کے ہمدرد اور خیر خواہ ثابت نہیں ہوئے۔ بلکہ جب کبھی موقع ملا انہوں نے اسلام کی جڑوں پر کلہاڑی چلانے کی ناپاک کوشش کی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکماً ان کی مخالفت کیلئے فرمایا اور خود بھی ان کی مخالفت کی حتیٰ کہ عبادات میں بھی ان کی موافقت کرنے سے گریز فرمایا۔ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے، آپ نے ۹ اور ۱۰ محرم یا ۱۰ اور ۱۱ محرم کا روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کی مخالفت ہو جائے۔

مگر ہم مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کے کلچر اور تہذیب و تمدن کو ایک مثالی کلچر اور تہذیب تصور کرتے ہوئے اپنانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ ہم یہ بات خاطر میں نہیں لاتے کہ قرآن کریم ہمیں متنبہ کر رہا ہے کہ عیار اور مکار قوم تمہاری ازلی اور ابدی دشمن ہے۔ اس سے بچ کر رہو، مبادا وہ تمہارے دین پر حملہ کریں اور تمہیں اس کا علم نہ ہو۔ ہمارے ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ہمیں اس کی

عیاری سے متنبہ اور چوکنا رہنے کا حکم فرمایا۔

لیکن افسوس، ہم نے کسی نصیحت پر کان نہ دھرے، دن رات ان کے راگ الاپتے اور ان کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہے، ان کی تقلید میں ترقی و عروج کا راز مضمر جانا، حتیٰ کہ سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے نام نامی اور اسم گرامی کو ان کی نقالی میں "MOHAMMAD" کے بجائے "MOHD" لکھنے لگے۔ حالانکہ مؤخر الذکر کا تلفظ "موحد" یا "محد" بنتا ہے۔ یہ اس شاطر قوم کی عیاری ہے۔ وہ تو ہمارے پیغمبر کا نام مبارک صحیح لکھنا پسند نہیں کرتے۔ مگر ہماری قوم کا یہ حال ہے کہ جو شخص انگریزی پڑھ کر گریجویٹ بن جاتا ہے تو وہ اس شرارت سے متنبہ ہونے کے بجائے یہ کہتا ہے کہ یہ دراصل ہمارے پیغمبر کا مخفف نام ہے۔ چنانچہ اس مرض کی نشان دہی کرنے اور اس سے بچنے بچانے کی بجائے خود اس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنے استادوں کی طرح آپ کا اسم گرامی مخفف لکھتا ہے۔ درحقیقت یہ آپ کا ادھورا نام ہے جو ہمارے محبوب اور قابلِ صد احترام پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایک ناقابلِ معاف گستاخی ہے۔ جس شخص کا قلب حبِ رسول سے لبریز ہوگا وہ اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکے گا۔ اس کا خون جذبۂ انتقام سے جوش مارنے لگے گا۔ اس کے برعکس ہم مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو انگریزی کی تعلیم دلواتے ہیں۔ وہ جب معمولی سی انگلش سیکھ لیتے ہیں تو اپنے گھروں کی دیواروں اور اپنی کتابوں اور کاپیوں پر اپنا نام انگلش میں "محمد علی" کو "MOHD ALI" لکھتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا دھوکا ہے جو یورپین اقوام نے مسلمانوں سے کیا اور جسے آج تک ہم نہیں سمجھ سکے۔ انہوں نے تو ہمارے رہبرِ اعظم محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک ہی بگاڑ کر رکھ دیا لیکن ہم نے اس حرکت کا نوٹس لینا تو کجا، اسے محسوس بھی نہیں کیا۔

اس کے علاوہ ان کو ایک اور شرارت سوجھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے بجائے "ص" لکھ دیا اور کہا کہ اس کا مطلب اور مفہوم بھی وہی ہے۔ اللہ کے بندو ذرا سوچو تو سہی، کیا قرآنِ کریم میں "ص" کی اصطلاح کا کوئی اشارہ ملتا ہے؟ کتابِ مقدس میں آپ کا نام مبارک متعدد مقامات پر آیا ہے۔ اسی طرح رسول اور نبی کے الفاظ بھی کئی مرتبہ قرآنِ پاک میں مذکور ہوئے ہیں لیکن کہیں بھی "ص" نظر نہیں آتا۔ آپ اس کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ اس سے کلام الٰہی میں اضافہ ہوتا تھا اس لئے نہیں لکھا گیا۔ اچھا پھر بتائیے کہ مدنی سرکار نے کتنے بادشاہوں، امراء وغیرہ کو مکتوبات لکھوا کر بھیجے۔ کیا ان خطوط میں کہیں بھی آپ کے اسم گرامی پر "ص" کی جھلک پڑتی ہے؟ اس کا جواب

یقیناً منفی ہوگا۔ پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو فنِ کتابت کے ماہر تھے، کسی نے کسی حدیثِ رسول میں یا کسی دیگر تحریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر "ص" لکا اس کا جواب بھی یقیناً غیر مثبت ہوگا۔ امام دار الہجرت مالکؒ نے سب سے پہلے حدیث کی کتاب مؤطا لکھی، کیا اس میں کہیں "ص" لکھا دکھائی دیتا ہے؟ امام بخاریؒ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح بخاری میں ہر حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی آتا ہے۔ مگر کسی مقام پر بھی کوئی شخص "ص" لکھا ہوا نہیں دکھلا سکتا۔ بلکہ آپ کے اسمِ مبارک پر ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جلوہ فروز نظر آتا ہے۔

پھر پتہ نہیں کہ یہ نئی ایجاد کہاں سے پیدا ہوگئی اور اس کا کون موجد ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ آپ کے لئے مکمل "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے بجائے صرف "ص" لکھ کر گزارہ کر لیا جائے؟ کیا آپ کے پاس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" لکھنے کیلئے کاغذ کی گنجائش نہیں؟ کیا روشنائی کی بچت کا خیال ہے؟ یا کیا آپ کے پاس اتنا وقت نہیں کہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" لکھ کر دس نیکیاں حاصل کر سکیں؛ جب آپ لکھنے میں بخل سے کام لیں گے تو عین ممکن ہے کہ قاری بھی جلدی میں "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پڑھے بغیر ہی آگے گزر جائے —— یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ پہلی جماعت کے طالبِ علم سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری یافتہ تک سبھی اسی مرض کے شکار ہیں۔ مزید برآں خواہ کسی شخص کا نام ہو لیکن اس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی کا اضافہ ہو تو وہاں پر بھی "ص" لکھنے کی رسم پڑ گئی ہے مثلاً نور محمدؐ، تاج محمدؐ وغیرہ۔

ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ کیا عشقِ رسولؐ کا یہی تقاضا ہے کہ جہاں کہیں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام آتے پہاں "ص" لکھا جائے خواہ وہ کسی ایرے غیرے کا نام ہو؟ اگر اسی کا نام عشقِ رسول ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (خاکم بدہن) اس سعادت سے محروم رہے۔ محدثین اور بزرگانِ دین کو بھی یہ سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ اور یہ سعادت صرف آج کل کے مسلمانوں کے حصہ میں آئی!

خدارا ہوش سے کام لیجئے اور حقیقتِ حال سے آگاہ ہونے کی کوشش کیجئے کہ جابجا "ص" لکھنے سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حق ادا نہیں ہوتا اور ہم بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں سفید فام کی ایک دلگداز اور جگر سوز شرارت کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتا ہوں

——— کیا آپ کو علم ہے کہ وہ کلمہ طیبہ جس کی خاطر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیروں کی سختیاں سہیں، پتھر کھائے، لہولہان ہوئے ——— جس کلمہ کی خاطر حضرت بلال حبشی صہیب رومی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کفار کے ظلم وستم کا نشانہ بنے اور مصائب و آلام کے پہاڑ ان پر توڑے گئے کہ چشم فلک نے آج تک نہیں دیکھے حتیٰ کہ انہیں مکہ معظمہ کو الوداع کہنا پڑا، آج اس کلمہ طیبہ کی یورپی اقوام کے مرکزی شہر لندن میں کس قدر تحقیر و تذلیل کی گئی ؟

آیئے، میں آپ کو اس کی دلگداز اور روح فرسا خبر سناتا ہوں - آپ یقین کریں یا نہ، بہرحال یہ حقیقت ہے کہ سرزمینِ مکہ سے شائع ہونے والا جریدہ "اخبار العالم الاسلامی" عدد نمبر ۵۷۴ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۷۸ء نظر سے گزرا - اس میں دو فوٹو دیکھے جن پر کلمہ طیبہ نظر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی یہ جگر سوز اور دلگداز خبر دی گئی تھی کہ لندن کی ایک فرم نے جس کا مالک ایک یہودی ہے، ایسے انڈر ویئر (جانگیے) تیار کئے ہیں جن پر کلمہ طیبہ منقوش ہے —— یہ اخبار میرے پاس موجود ہے - اگر کسی نے تسلی کرنی ہو تو بچشم خود اسے دیکھ سکتا ہے -

مگر اللہ کا شکر ہے کہ لندن میں مقیم غیور اور اہلِ ایمان باشندوں نے اس یہودی فرم کا فوراً نوٹس لیا اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی - حتیٰ کہ اس فرم کو ایسے انڈر ویئر بیچنے اور بنانے کی حکومتِ برطانیہ کی طرف سے ممانعت کر دی گئی - تاہم مقدم الذکر دونوں ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں کو مسلمان آج تک نہیں سمجھ سکے - اس لئے بدستور تمام گریجویٹ اور دوسرے پڑھے لکھے حضرات اپنی تحریروں میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی مخفف لکھنے کی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں - اسی طرح "صم" لکھنے کا مقصد بھی ہماری سمجھ سے بالاتر رہا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ اس طرح ہم روزانہ کئی نیکیوں سے نہ صرف خود محروم رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی محروم کرتے ہیں - لہٰذا تمام مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ خدارا اعدائے اسلام کی ریشہ دوانیوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور ہر معاملہ میں خواہ دینی ہو یا دنیاوی، اس شاطر قوم کی نقالی کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالئے تاکہ قیامت کے روز ہمیں آپ کی شفاعت نصیب ہو - وما علینا الا البلاغ !